کچھ خرافات کا شمار نہیں

عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی

روح راحت سے ہمکنار نہیں ۔ کوئی تسکین کہیں قرار نہیں
کون جمعیتِ دل اب پائے ۔ کس جگہ آج انتشار نہیں

معصیت کا ہے ایک سیلِ رواں ۔ اور اس کا کوئی حصار نہیں
نغمہ و ساز و بزم رقص و سرود ۔ کچھ خرافات کا شمار نہیں

ہائے یہ پستیٔ خیال و نظر ۔ رشوت و سود سے بھی عار نہیں
اپنے چھوٹوں پہ رحم جو نہ کریں ۔ اُن بڑوں کا کوئی وقار نہیں

جان محفوظ ہے نہ اب ایماں ۔ کوئی بھی صورتِ فرار نہیں
حال اس درجہ ہے ملاوٹ کا ۔ زہر کا بھی تو اعتبار نہیں

جُرم ہوتے ہیں یوں سرِ بازار ۔ جیسے کوئی قصور وار نہیں

مردِ مومن کے واسطے عاجزؔ
اب یہ ماحول سازگار نہیں

(جامِ طہور)